نہج البلاغہ میں
امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؑ کی وصیت

پروفیسر منظر عباس نقوی، امروہہ

یوں تو نہج البلاغہ میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے سب ہی ارشادات، خواہ وہ بصورت خطبات ہوں، مکتوبات ہوں یا اقوال، جابجا ایسی ہدایتوں اور نصیحتوں سے مملو ہیں جن پر عمل پیرا ہو کے ہم اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی کو فلاح وسعادت سے ہمکنار کر سکتے ہیں، لیکن اس کے حصۂ مکتوبات میں چار ایسی تحریریں بھی شامل ہیں جنہیں مرتب نے بطور خاص 'وصیت' کاعنوان دیا ہے۔ اس مقالے کا موضوع یہی وصیتیں ہیں، جنہیں نہج البلاغہ مترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ کی جلد سوم کے صفحات نمبر ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۹۰ اور ۷۳۷ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

ان میں پہلی وصیت مولائے کائناتؑ کا وہ ارشاد ہے جو آپؑ نے مسجد کوفہ میں ابن ملجم ملعون کی ضربت سے مجروح ہونے کے بعد فرمایا۔ اس میں ذات باری تعالیٰ میں شرک کے تصور سے بچنے اور جناب رسالتمآبؐ کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کے بعد مولاؑ نے فرمایا ہے کہ ''اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کا اختیار ہوگا اور اگر مرجاؤں تو موت میری وعدہ گاہ ہے۔ اگر معاف کردوں تو یہ میرے لئے رضائے الٰہی کا باعث ہے اور تمہارے لیے (مراد ورثا) بھی نیکی ہوگی''۔[1]
اس وصیت سے مولاؑ کی کشادہ قلبی، جذبۂ عفو و درگزر اور اشتیاق رضائے الٰہی کا اندازہ ہوتا ہے۔
اسی قسم کی اعلیٰ انسانی اقدار کا اظہار اس وصیت سے بھی ہوتا ہے جس میں امیر المومنینؑ نے اپنے بیٹوں کو تاکید فرمائی تھی کہ ''دیکھو! میرے بعد صرف میرا قاتل ہی قتل کیا جائے، اور دیکھو! جب میں مرجاؤں تو اس میں ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب لگانا، اور اس شخص کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''خبردار، کسی کے بھی ہاتھ پیر نہ کاٹو اگرچہ وہ کاٹنے والا کتا ہی ہو''۔[2]
دوسری وصیت جو ہمیں نہج البلاغہ کے صفحہ ۶۶۹ پر ملتی ہے، مولاؑ نے صفین سے واپسی کے بعد

کوفے میں قلم بند فرمائی۔ یہ ان اموال یعنی اوقاف کے بارے میں ہے جن کا متولّی حضرت امام حسن علیہ السلام کو مقرر کیا گیا تھا۔ امیر المومنین علیہ السلام کی زندگی بنیادی طور پر ایک مجاہد عالم اور کاشتکار کی زندگی تھی۔ سرکار رسالتمآت ﷺ کے دور حیات میں حضرت علی علیہ اسلام کا بیشتر وقت دشمنان اسلام سے دفاع کرتے ہوئے جہاد میں صرف ہوا تھا۔ وفات رسولؐ کے بعد حضرتؑ کے لئے حالات کچھ ایسے ناساز گار ہوگئے کہ آپؑ کو گوشہ نشینی اختیار کرنا پڑی۔ اب مولا کا سارا وقت قرآن مجید کی جمع وترتیب اور علوم کے فروغ میں صرف ہوتا تھا، البتہ اسلام کے وسیع تر مفادات میں وقتاً فوقتاً عند الطلب ارباب حل وعقد کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہتے تھے۔ اس چوبیس سال کی مدت میں جب جب علمی کاموں سے فرصت نصیب ہوئی آپؑ نے اپنی فطری دلچسپی کا یہ کام ضرور کیا کہ مدینۂ منورہ کے مضافات میں اور مدینہ سے باہر ینبع اور سویعہ جیسے مقامات میں زمین کھود کر متعدد چشمے برآمد کیے اور افتادہ زمینوں کو قابل کاشت بنا کر یہاں وہاں کھجور کے باغات نصب کیے۔ مدینۂ منورہ کے ان نواحی چشموں میں سے مسجد شجرۂ کے قریب واقع ابیار علیؑ، آج بھی زیارت گاہ خاص وعام ہیں۔ مولاؑ نے ان املاک کو اپنی ذاتی جائیداد نہیں بلکہ عامۃ المسلمین کے لئے وقف کردیا اور ان کا انتظام بحیثیت متولی فرزندان جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے سپرد فرمایا۔ اس وصیت نامے سے پتا چلتا ہے کہ وہ بحیثیت متوّلی اس جائیداد سے بس بقدر کفاف روزی حاصل کرسکیں گے۔ باقی سب کچھ امور خیر میں صرف کریں گے۔ [۳]

امیر المومنینؑ کی بقیہ دو وصیتیں عمومی نوعیت کی ہیں اور ہم سب کے لئے جو نسب یا ارادت وعقیدت کی بناپر مولائے کائناتؑ کے دامن عطوفت سے وابستہ ہیں بڑی اہمیت اور معنویت کی حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان وصیتوں کی تعمیل بجالاتے ہوئے اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی کو کامیاب بنا سکیں۔ ان دونوں میں سے ہم قارئین کی توجہ اس وصیت کی جانب بطور خاص مبذول کرانا چاہتے ہیں جسے ابن ملجم ملعون کی ضربت سے مجروح ہونے کے بعد ضبط تحریر میں لایا گیا تھا۔ گویا یہ آخر وقت کی وصیت ہے۔ اس کا نافذی جملہ (OPERATIVE SENTENCE) بڑا غور طلب ہے لازم ہے کہ ہم سب جنہیں ان کی اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے یا وابستگان در امامت ہیں اسے یادرکھیں اور اس کی رو سے جو ذمہ داری ہم سب پر عاید ہوتی ہے اس سے روگردانی نہ کریں:

أُوصيكُمَا وَجَمِيعَ وَلَدِیْ وَاَهْلِی وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِی ؀

یعنی میں وصیت کرتا ہوں کہ تم کو (مراد حضرات حسنین علیہم السلام) اور اپنی سب اولاد کو اور اپنے کنبے والوں کو اور ان سب کو جن تک میری یہ تحریر پہنچے۔

اس وصیت نامے کے مشتملات بیشتر دینی نوعیت کے ہیں اور ان میں تقویٰ پر بطور خاص زور دیا گیا ہے۔ اور اسی حوالے سے ان فرائض کی جانب ہماری توجہ بتاکید مبذول کرائی گئی ہے جن کا تعلق دین اور اخلاقیات سے ہے، مثلاً یہ ہدایت کہ ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنے رہنا یا باہمی تعلقات کے بارے میں یہ تاکید کہ اپنے معاملات کو درست اور باہمی تعلقات کو سلجھائے رکھنا حسب ارشاد رسولؐ صلاح ذات البین افضل من عامۃ الصّلوٰۃ والصّیام یعنی آپس کی کشیدگی کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے ؂

آگے چل کر اس وصیت نامے میں بتکرار اللہ کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے جن اہم امور کی مولاؑ نے ہمیں یاددہانی کرائی ہے وہ ہیں یتیموں کی نگہداشت ، ہمسایوں سے حسن سلوک، قرآن مجید سے وابستگی اور اس کے احکام کی پیروی، نماز، حج بیت اللہ اور راہ خدا میں جان ، مال اور زبان سے جہاد جیسے فرائض کی بجا آوری نیز امر بالمعروف اور نہی عند المنکر پر عمل درآمد۔

اس وصیت نامے کے حاشیے کی عبارت سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ علامہ سید رضی اس کا مخاطب حضرت امام حسن علیہ اسلام کو سمجھتے ہیں لیکن مترجم نے اس سلسلے میں جعفر ابن بابویہ قمی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ یہ وصیت نامہ محمد ابن حنفیہ کے نام تحریر کیا گیا تھا۔ ہمیں بہر طور فاضل مترجم کے اس خیال سے اتفاق ہے کہ'' مخاطب خواہ امام حسنؑ ہوں یا محمد ابن حنفیہ یہ منشور امامت تمام نوع انسانی کیلئے درس ہدایت ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے سعادت وکامرانی کی راہیں کھل سکتی ہیں۔؂

اس مبسوط وصیت نامے میں مولائے کائناتؑ نے ہماری دنیاوی اور اخروی فلاح کے لئے جو بیش قیمت نصائح قلمبند فرمائے ہیں ، اس مختصر مقالے میں ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہ تھا اس لئے جستہ جستہ انتخاب کر کے تفہیم مطالب کے خیال سے انہیں چار بڑے زمروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر ہدایت کو ایک مناسب عنوان دے کر متعلقہ عربی متن کا محوری فقرہ بھی نقل کر دیا گیا ہے تا کہ قارئین

کے ذہنوں میں محفوظ رہے۔ حوالے سب اردو ترجمے کے ہیں۔

۱۔ دینی امور:

الٰہیات سے متعلق افکار میں حزم واحتیاط:

لا تَعلمُ فإن اَشْکَلَ عَلَیْکَ....

جو چیز اس میں (مراد الٰہیات) کی تمہاری سمجھ میں نہ آئے اسے اپنی لاعلمی پر محمول کروے

تقویٰ: اُوْصِیْکَ بِتَقْوَیَ اللّٰہ....

اللہ سے ڈرتے رہنا، اس کے ذکر سے قلب کو آباد رکھنا اور اس کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔۸

تزکیۂ قلب: اَحْیِ قَلْبِکَ بِالْمَوْعِظَۃِ....

وعظ و پند سے دل کو زندہ رکھنا، زہد سے اس کی خواہشوں کو مارنا، یقین سے سہارا دینا، حکمت سے پر نور بنانا اور دنیا کے حادثات اسے یاد دلانا۹

اطاعت رسولؐ: فَارْضَ بِہٖ رائداً وَاِلیٰ النّجَاۃِ قَائداً....

رسول خداﷺ کو اپنا پیشوا مانو اور نجات کا رہبر جانو۱۰

امر بالعمروف ونہی عن المنکر: اَمُر بالمَعْرُوف وَتَکُنْ مِنْ اَھْلِہٖ....

نیکی کی تلقین کرتے رہو تاکہ خود بھی اہل خیر میں شمار ہو۔ ہاتھ اور زبان سے برائی کو روکتے رہو۔

جہاد فی سبیل اللہ: جَاھِدُ فِیْ اللّٰہ حَقَّ جِھَادِہٖ....

خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرتے رہو اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر نہ لو۱۱

دعا وسیلۂ نعمت: جَعَلَ فِیْ یَدیکَ مَفَاتِیحَ خَزائِنِۃِ....

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں میں اپنے خزانوں کی کنجیاں دیدی ہیں۔ جب چاہو دعا کے وسیلے سے اس کی نعمت کے دروازوں کو کھلوالو۔۱۲

۲۔ اخلاقی امور:

صبر: نِعْمَ الْخلُق التَصبرُ فِیْ الْحَق....

حق کی راہ میں صبر وشکیبائی بہترین سیرت ہے۔ ۱۳

توکل: اَلْجِیٔ نَفْسَکَ فِیْ اُمُورِ کُلّھا اِلیٰ الٰھِکَ...

ہر معاملے میں خود کو اللہ کے حوالے کردو، کیونکہ ایسا کرنے سے تم خود کو ایک مضبوط پناہ گاہ اور قوی محافظ کے سپرد کردو گے ۱۴

تجدید سوال: أَخْلِصْ فِی مَسَأَلَةِ لِرَبِّکَ....

صرف اپنے پروردگار سے سوال کرو، کیونکہ دینا نہ دینا بس اسی کے اختیار میں ہے۔ ۱۵

علم نافع: لاَ خَیْرَ فِی الْعِلْمِ لاَیَنْفَعُ.....

اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو فائدہ رساں نہ ہو۔ ۱۶

معاشرتی عدل: جَعَلَ نَفْسَکَ مِیْزَاناً فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ غَیْرِکَ....

اپنے اور دوسروں کے درمیان ہر معاملے میں خود کو میزان قرار دو۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو اور جو اپنے لیے نہیں چاہتے وہ دوسروں کے لئے بھی نہ چاہو ۱۷

آداب کلام: لاَتَقُلْ مَالاَتَعْلَمُ.....

جو بات نہیں جانتے اس کے بارے میں کچھ نہ بولو اور دوسروں کے لئے وہ بات نہ کہو جو اپنے لیے سننا گوارا نہیں کرتے۔ ۱۸

نیکوں کی صحبت: قَارِنْ اَھْلَ الْخَیْرِ تَکُنْ مِنْھُمْ.....

نیکوں سے میل جول رکھو گے تو تم بھی نیک ہوجاؤ گے۔ بروں سے بچو گے تو ان کے اثرات سے محفوظ رہو گے۔ ۱۹

اکل حرام اور بدترین ظلم: بِئْسَ الطَّعَامُ الْحَرَامُ وظُلم الضَعِیْفِ اَفْحش اظُلْم...

بدترین کھانا وہ ہے جو حرام ہو اور بدترین ظلم وہ ہے جو کسی کمزور پر کیا جائے۔ ۲۰

۳۔ معاشی اور معاشرتی امور:

کسب معاش: فَأسْعَ فِی کَدْحِکَ وَلَاتَکُنْ خَازِناً لِغَیْرِکَ....

روزی کمانے میں دوڑ دھوپ کرو اور دوسروں کے خزانچی نہ ہو ۲۱

کفایت شعاری: حِفْظِ مَافِیْ یَدَیکَ اُحِبُّ اِلیّ مَنْ طَلَبِ مَافِی یَدِ غَیْرُکَ....

جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس کو محفوظ رکھنا دوسروں کے آگے دست سوال بڑھانے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ ۲۲

حلال کمائی: اَلْحِرْفَةُ مَعَ العِفَّةِ خَیرٌ مِنْ الغِنَی مَعَ الفُجُور......

پاک دامنی کے ساتھ محنت مزدوری کر لینا فسق و فجور سے آلودہ دولت مندی سے بہتر ہے۔ ۲۳

اصل ولی نعمت: اِنَّ الیَسِیْرَ مِنْ اللّٰہ سُبْحَانہٗ اَعْظَمُ وَاَکرمُ مِنْ الکَثِیْر مِنْ خَلْقِہٖ....

وہ تھوڑا جو اللہ تعالیٰ سے ملے باعث عز و شرف ہے بمقابلہ اس کثیر کے جو اس کی مخلوق سے ملے۔

عزت نفس اَکْرِمْ نَفْسَکَ عَنْ کُلِ دَنِیّةٍ.....

ہر ذلت سے اپنے نفس کو بلند تر سمجھو۔

بندۂ آزاد لاَتَکُنْ عَبْدَ غَیْرُکَ وَقَدْ جَعَلَکَ اللّٰہ حُرّاً....

دوسرے کے غلام نہ بنو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد بنایا ہے۔ ۲۴

دوستی کا راز لَاتَتّخِذُونَ عدُوّ صَدِیْقُکَ صَدِیْقاً....

اپنے دوست کے دشمن کو دوست نہ بناؤ ورنہ اس دوست کے دشمن قرار پاوگے۔ ۲۵

حق دوستی امحض اَخَاکَ النّصِیْحَة حَسَنَةً کَانَتْ أوْقَبِیْحَة....

اپنے دوست کو اچھی اچھی نصیحتیں کرو چاہے اسے اچھی لگیں یا بری ۲۶

غصہ پی جاؤ تَجَرّعِ الْغَیْظَ فَإنّي لَمْ اَرْجُوعَةً اَحلِی.....

غصے کے گھونٹ پی جاؤ کہ اس سے شیریں کوئی گھونٹ نہیں ۲۷

۴۔ذاتی اور گھریلو امور:

ہم سفر اور ہمسائے کا انتخاب سَلْ عَنِ الرَّفِيْقِ قَبْلَ الطَّرِيْقِ وَعَنِ الْجَارِ قَبْلَ الدَّار...
راستے سے پہلے شریک سفر اور گھر سے پہلے ہمسائے کے بارے میں پوچھ گچھ کرلو۔۲۸؎

مزاح سے بچو أَنْ تَذْكُرُ فِيْ الكَلَامِ مَايَكُوْنُ مُضْحِكاً...
اپنی گفتگو میں ہنسانے والی باتیں نہ لاؤ چاہے ان کی حیثیت نقل قول ہی کیوں نہ ہو۔۲۹؎

اپنے مخالف کو کیسے رام کیا جائے خُذْ عَلىٰ عَدُوِّ کَ بِالْفَضْلِ ...
اپنے دشمن پر لطف وکرم کرکے اس کا دل جیت لو۔

عورتوں سے مشورہ نہ کرو۔

اِيَّاکَ وَمُشَاوَرَةَ النِسَاء...
عورتوں سے اپنے معاملات میں مشورہ نہ کرو کیونکہ ان کی رائے کمزور اور ارادہ سست ہوتا ہے۔ ۳۰؎

پردے کی پابندی وَاكفُف عَلَيْهِنَّ مِنْ اَبْصَارِ هِنَّ بِحجابکَ...
عورتوں کو پردے میں بٹھا کر ان کی آنکھون کو تاک جھانک سے روکو کیونکہ پردے کی سختی ان کی عزت وآبرو کو برقرار رکھنے والی ہے۔۳۱؎

عورت کا دائرہ عمل لَاتُمْلِکِ المَراۃَ مِنْ اَمْرِهَا مَاجَاوَزَنَفْسَهَا....
عورت کو ذاتی امور کے علاوہ دوسرے اختیارات نہ سونپو۔۳۲؎

عورت بمنزلہ پھول ہے، حکمراں نہیں اَلْمَرأَةَ رَيْحانَةٌ وَلَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ....
عورت ایک پھول ہے۔ وہ کارفرما اور حکمراں نہیں ۳۳؎

خدمت گاروں میں تقسیم کار وَاجْعل لِكُلِّ إنسَان مِنْ خَدَمِکَ عَمَلاً تَاخُذُهٗ بِهٖ....
اپنے خدمت گزاروں میں ہر شخص کے لئے ایک کام معین کردو، جس کی جواب دہی اسی سے کرسکو۔ اس طریقہ کار سے وہ تمہارے کاموں کو ایک دوسرے پر نہیں ٹال سکیں گے۔۳۴؎

مذکورہ بالا وصایائے امیر المومنین علیہ السلام ایسے حکیمانہ اقوال پر مشتمل ہیں جن کی شرح کی جائے تو لاریب دینی سماجی اور فلسفیانہ موضوعات پر کتنے ہی پر مغز مقالات مرتب ہوسکتے ہیں ۔ اور کیوں نہ ہو،حضرات محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اللہ تعالیٰ کے وہ منتخب بندے ہیں جن کا ہر قول وعمل بلاشبہ کتاب الٰہی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اللّٰھم صلّ علی محمد وآل محمدؐ

ان وصیتوں میں مولائے کائناتؑ نے عورتوں کے بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں، ہوسکتا ہے کہ آج کی ترقی کے نام پر فریب خوردہ دنیا کو ان کے قبول کرنے میں قدرے تامّل محسوس ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج اندرون خانہ اور بیرون خانہ نامحرم مرد وعورت کا آزادانہ اختلاط جن بھیانک برائیوں کو جنم دے رہا ہے اور جس طرح جنسی جرائم پولیس اور قانون کے ہوتے ہوئے بھی قابو سے باہر ہوتے جارہے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہمیں باب مدینۃ العلم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے نصائح پر سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہیے ۔ دنیا یاد رکھے کہ آج ہمارے سماج میں عورت کی سر بازار جو بے حرمتی ہورہی ہے اس کا علاج صرف اور صرف حجاب ہے۔ گھریلو زندگی کی کامیابی کا راز مرد وعورت کی منفرد اور مخصوص جسمانی توانائیوں ذہنی صلاحیتوں اور جذباتی عوامل کے پیش نظر تقسیم کار اور تخصیص کار میں مضمر ہے۔ کاش یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے جو مساوات کے نام پر فریب خوردگی کا شکار ہیں !

اس مقالے کا اختتام حجۃ الاسلام علاّمہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم کے ان الفاظ پر کرنا چاہوں گا:

''اس میں (وصایائے امیر المومنینؑ میں) دنیا وآخرت کو سنوارنے ، اخلاقی شعور کو ابھارنے اور معیشت ومعاشرت کو سدھارنے کے وہ بنیادی اصول درج ہیں جن کی نظیر پیش کرنے سے علماء وفلاسفہ کے ضخیم دفتر قاصر ہیں۔''۵؎

حوالے:

۱۔نہج البلاغہ ص ۶۶۹
۲۔نہج البلاغہ ص ۷۳۹
۳۔نہج البلاغہ ص ۶۷۰
۴۔نہج البلاغہ ص ۷۳۷

۵۔نہج البلاغہ ص ۷۳۸
۶۔نہج البلاغہ ص ۷۱۰
۷۔نہج البلاغہ ص ۶۹۶ (ترجمہ)
۸۔نہج البلاغہ ص ۶۹۱ (ترجمہ)
۹۔نہج البلاغہ ص ۶۹۱ (ترجمہ)
۱۰۔نہج البلاغہ ص ۶۹۷ (ترجمہ)
۱۱۔نہج البلاغہ ص ۶۹۲
۱۲۔نہج البلاغہ ص ۷۰۲
۱۳۔نہج البلاغہ ص ۶۹۲
۱۴۔نہج البلاغہ ص ۶۹۲
۱۵۔نہج البلاغہ ص ۶۹۳
۱۶۔نہج البلاغہ ص ۶۹۳ (ترجمہ)
۱۷۔نہج البلاغہ ص ۶۹۹
۱۸۔نہج البلاغہ ص ۶۹۹
۱۹۔نہج البلاغہ ص ۷۰۵
۲۰۔نہج البلاغہ ص ۷۰۵
۲۱۔نہج البلاغہ ص ۶۹۹
۲۲۔نہج البلاغہ ص ۷۰۵
۲۳۔نہج البلاغہ ص ۷۰۵ (ترجمہ)
۲۴۔نہج البلاغہ ص ۷۰۴
۲۵۔نہج البلاغہ ص ۷۰۷
۲۶۔نہج البلاغہ ص ۷۰۷
۲۷۔نہج البلاغہ ص ۷۰۷
۲۸۔نہج البلاغہ ص ۷۰۹

۲۹۔نہج البلاغہ ص ۷۰۹
۳۰۔نہج البلاغہ ص ۷۰۹
۳۱۔نہج البلاغہ ص ۷۰۹
۳۲۔نہج البلاغہ ص ۷۱۰
۳۳۔نہج البلاغہ ص ۷۱۰
۳۴۔نہج البلاغہ ص ۷۱۰
۳۵۔نہج البلاغہ ص ۷۱۰